ہفت وار رسالہ: 249

WEEKLY BOOKLET: 249

امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب "550 سنتیں اور آداب" کی ایک قسط بنام

126 سنتیں اور آداب

صفحات 17

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

یہ مضمون کتاب ”550 سنّتیں اور آداب“ کے مختلف مقامات سے لیا گیا ہے۔

126 سنّتیں اور آداب

درود پاک کی فضیلت

ایک نوجوان طَوافِ کعبہ کرتے ہوئے صرف دُرُود شریف ہی پڑھ رہا تھا کسی نے اُس سے کہا: کیا تجھے کوئی اور دُعائے طَواف نہیں آتی یا کوئی اور بات ہے؟ اُس نے کہا: دُعائیں تو آتی ہیں مگر بات یہ ہے کہ میں اور میرے والد دونوں حج کے لئے نکلے تھے، والد صاحِب راستے میں بیمار ہو کر فوت ہو (یعنی انتقال کر) گئے، اُن کا چہرہ سیاہ پڑ گیا، آنکھیں اُلٹ گئیں اور پیٹ پھول گیا! میں بَہُت رویا اور کہا: اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ جب رات کی تاریکی چھاگئی تو میری آنکھ لگ گئی، میں سو گیا تو میں نے خواب میں سفید لباس میں ملبوس ایک مُعطّر مُعطّر حسین و جمیل ہستی کی زیارت کی۔ اُنہوں نے میرے والدِ مرحوم کی مِیّت کے قریب تشریف لا کر اپنا نورانی ہاتھ اُن کے چہرے اور پیٹ پر پھیرا، دیکھتے ہی دیکھتے میرے مرحوم باپ کا چہرہ دودھ سے زِیادہ سفید اور روشن ہو گیا اور پیٹ بھی اَصلی حالت پر آ گیا۔ جب وہ بُزرگ واپس جانے لگے تو میں نے اُن کا دامَنِ اَقدس تھام لیا اور عرض کی: یا سیِّدی! (یعنی اے میرے سردار!) آپ کو اُس کی قسم جس نے آپ کو اِس جنگل میں میرے والد مرحوم کے لئے رَحمت بنا کر بھیجا ہے آپ کون ہیں؟ فرمایا: تو ہمیں نہیں پہچانتا؟ ہم تو مُحمّدٌ رَّسُولُ اللہ (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) ہیں، تیرا یہ باپ بَہُت گناہ گار تھا مگر ہم پر بکثرت دُرُود شریف پڑھتا تھا، جب اِس پر یہ مصیبت نازِل ہوئی تو اِس نے ہم سے فریاد کی لہٰذا ہم نے اِس کی

فریاد رَسی کی ہے اور ہم ہر اُس شخص کی فریاد رَسی کرتے ہیں جو اِس دُنیا میں ہم پر زِیادہ دُرُود بھیجتا ہے۔(روض الریاحین، ص125)

فریاد اُمَّتی جو کرے حالِ زار میں ممکن نہیں کہ خیرِ بَشَر کو خبر نہ ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

”اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ“ کے گیارہ حروف کی نسبت سے سلام کی 11 سنّتیں اور آداب

﴿1﴾ مسلمان سے ملاقات کرتے وقت اُسے سلام کرنا سُنّت ہے۔(اسلامی بہنیں بھی اسلامی بہنوں نیز مَحارِم کو سلام کریں) ﴿2﴾ ”سلام کرتے وَقت دل میں یہ نیّت ہو کہ جس کو سلام کرنے لگا ہوں اِس کا مال اور عزّت و آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دَخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں“[1] ﴿3﴾ دن میں کتنی ہی بار آمنا سامنا ہو، کسی کمرے وغیرہ میں بار بار آنا جانا ہو وہاں موجود مسلمانوں کو ہر بار سلام کرنا کارِ ثواب ہے ﴿4﴾ سلام میں پہل کرنا سنّت ہے ﴿5﴾ سلام میں پہل کرنے والا اللہ کریم کا مُقَرَّب (یعنی نزدیکی پانے والا بندہ) ہے ﴿6﴾ سلام میں پہل کرنے والا تکبُّر سے بھی بَرِی (یعنی آزاد) ہے۔ جیسا کہ میرے مکّی مَدَنی آقا، پیارے پیارے مُصطفٰی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ باصفا ہے: پہلے سلام کہنے والا تکبُّر سے بری ہے۔[2] ﴿7﴾ سلام (میں پہل) کرنے والے پر 90 رَحمتیں اور جواب دینے والے پر 10 رَحمتیں نازِل ہوتی ہیں[3] ﴿8﴾ اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ (یعنی تم پر سلامتی ہو) کہنے سے 10 نیکیاں ملتی ہیں۔ ساتھ میں وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ (اور اللہ کی رحمت ہو) بھی کہیں گے تو 20 نیکیاں ہو جائیں گی۔ اور ”وَبَرَکَاتُہٗ“ (اور اس کی برکتیں ہوں) شامل کریں

---

1 ۔۔۔ بہارِ شریعت، 3/459 بالتصرف
2 ۔۔۔ شعب الایمان، 6/433، حدیث: 8786
3 ۔۔۔ کیمیائے سعادت، 1/394

گے تو 30 نیکیاں ہو جائیں گی۔ بعض لوگ سلام کے ساتھ "جَنَّتُ الْمَقَام اور دوزخُ الْحَرَام" کے الفاظ بڑھا دیتے ہیں یہ غلط طریقہ ہے اور یہ جملہ لُغَۃً بھی غلط ہے۔ بلکہ بعض من چلے تو مَعَاذَ اللہ مذاقاً یہاں تک بَک دیتے ہیں: "آپ کے بچے ہمارے غلام۔" امام اَحمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ "فتاوٰی رضویہ" جلد 22 صفحہ 409 پر فرماتے ہیں: کم از کم اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اور اس سے بہتر وَرَحْمَةُ الله ملانا اور سب سے بہتر وَبَرَكَاتُهٗ شامل کرنا اور اس پر زِیادَت (یعنی اضافہ) نہیں۔ اُس (یعنی سلام کرنے والے) نے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کہا تو یہ (جواب میں) وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ الله کہے۔ اور اگر اُس نے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ الله کہا تو یہ وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ کہے اور اگر اُس نے وَبَرَكَاتُهٗ تک کہا تو یہ بھی اِتنا ہی کہے کہ اس سے زِیادَت (یعنی اضافہ) نہیں۔ وَاللهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ ﴿9﴾ اِسی طرح جواب میں وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ کہہ کر 30 نیکیاں حاصِل کی جاسکتی ہیں ﴿10﴾ سلام کا جواب فوراً اور اتنی آواز سے دینا واجب ہے کہ سلام کرنے والا سُن لے ﴿11﴾ سلام اور جوابِ سلام کا دُرُست تَلَفُّظ یاد فرما لیجئے۔ پہلے میں کہتا ہوں آپ سن کر دوہرائیے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ (اَس۔سلا۔مُ۔عَلَیْ۔کُمْ) اب پہلے میں جواب سناتا ہوں پھر آپ اِس کو دوہرائیے: وَعَلَيْكُمُ السَّلَام (وَ۔عَ۔لَیْ۔کُمُس۔سَلام)۔

رضائے حق کیلئے تم سلام عام کرو سلامتی کے طلب گار ہو سلام کرو

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللهُ علٰى مُحَمَّد

"ہاتھ ملانا سنّت" ہے کے چودہ حروف کی نسبت سے ہاتھ ملانے کی 14 سنّتیں اور آداب

﴿1﴾ دو مسلمانوں کا بوقتِ مُلاقات دونوں ہاتھوں سے مُصافَحہ کرنا یعنی دونوں ہاتھ ملانا

سنت ہے ﴿2﴾ ہاتھ ملانے سے پہلے سلام کیجئے ﴿3﴾ رخصت ہوتے وَقت بھی سلام کیجئے اور (ساتھ میں) ہاتھ بھی ملا سکتے ہیں ﴿4﴾ رحمتِ عالَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہوئے مُصافَحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خیریت دریافت کرتے ہیں تو اللہ پاک ان کے درمیان سو رَحمتیں نازِل فرماتا ہے جن میں سے ننانوے رَحمتیں زیادہ پُرتپاک طریقے سے ملنے والے اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی سے خیریت دریافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔“[1] ﴿5﴾ ہاتھ ملانے کے دَوران دُرُود شریف پڑھئے ہاتھ جدا ہونے سے پہلے اِن شاءَ اللہُ الکریم اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے ﴿6﴾ ہاتھ ملاتے وَقت دُرُود شریف پڑھ کر ہو سکے تو یہ دُعا بھی پڑھ لیجئے: ”یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ“ (یعنی اللہ پاک ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے) ﴿7﴾ دو مسلمان ہاتھ ملانے کے دَوران جو دُعا مانگیں گے اِن شاءَ اللہُ الکریم قبول ہو گی اور ہاتھ جُدا ہونے سے پہلے پہلے دونوں کی مغفرت ہو جائے گی اِن شاءَ اللہُ الکریم ﴿8﴾ آپس میں ہاتھ ملانے سے دُشمنی دُور ہوتی ہے ﴿9﴾ مسلمان کو سلام کرنے، ہاتھ ملانے بلکہ مَحبَّت کے ساتھ اس کا دیدار کرنے سے بھی ثواب ملتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کی طرف مَحبَّت بھری نظر سے دیکھے اور اُس کے دل میں عَداوت نہ ہو تو نگاہ لوٹنے سے پہلے دونوں کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے[2] ﴿10﴾ جتنی بار ملاقات ہو ہر بار ہاتھ ملا سکتے ہیں ﴿11﴾ آج کل بعض لوگ دونوں طرف سے ایک ہاتھ ملاتے بلکہ صرف اُنگلیاں ہی آپس میں ٹکرا دیتے ہیں یہ سب خلافِ سُنّت ہے ﴿12﴾ ہاتھ ملانے کے بعد خود اپنا ہی ہاتھ چُوم لینا مکروہ ہے۔[3] ہاں اگر کسی بزرگ سے ہاتھ ملانے کے بعد حصولِ برکت کیلئے اپنا ہاتھ

---

1 ... معجم اوسط، 5/380، حدیث: 7672

2 ... معجم اوسط، 6/131، حدیث: 8251

3 ... بہارِ شریعت، 3/472

چوم لیا تو کراہَت نہیں، جیسا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: اگر کسی سے مُصَافَحَہ کیا پھر بَرَکت کیلئے اپنا ہاتھ چُوم لیا تو مُمانعت کی کوئی وجہ نہیں جبکہ جس سے ہاتھ ملائے وہ اُن ہستیوں میں سے ہو جن سے برکت حاصل کی جاتی ہو۔[1] ﴿13﴾ اگر اَمْرَد (یعنی خوبصورت لڑکے) سے (یا کسی بھی مرد سے) ہاتھ ملانے میں شَہوت آتی ہو تو اُس سے ہاتھ ملانا جائز نہیں بلکہ اگر دیکھنے سے شہوت آتی ہو تو اب دیکھنا بھی گناہ ہے[2] ﴿14﴾ مُصافَحَہ کرتے (یعنی ہاتھ ملاتے) وَقت سنّت یہ ہے کہ ہاتھ میں رومال وغیرہ حائل نہ ہو، دونوں ہتھیلیاں خالی ہوں اور ہتھیلی سے ہتھیلی ملنی چاہئے۔[3]

”ایک چپ ہزار سکھ“ کے بارہ حروف کی نسبت سے
بات چیت کرنے کی 12 سنّتیں اور آداب

﴿1﴾ مسکرا کر اور خَندہ پیشانی سے بات چیت کیجئے ﴿2﴾ مسلمانوں کی دِلجوئی کی نیت سے چھوٹوں کے ساتھ شفقت بھرا اور بڑوں کے ساتھ ادب والا لہجہ رکھئے، اِن شاءَاللّٰہُ الکریم ثواب بھی ملے گا اور چھوٹے بڑے سب آپ کی عزّت کریں گے ﴿3﴾ چِلّا چِلّا کر بات کرنا سنت نہیں ﴿4﴾ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ چھوٹے بچوں سے بھی آپ جناب سے گفتگو کی عادت بنائیے، آپ کے اَخلاق بھی اِن شاءَاللّٰہُ الکریم عمدہ ہوں گے اور بچّے بھی آداب سیکھیں گے ﴿5﴾ بات چِیت کرتے وقت پردے کی جگہ ہاتھ لگانا، انگلیوں کے ذَرِیعے بدن کا مَیل چُھڑانا، دوسروں کے سامنے بار بار ناک کو چُھونا یا ناک یا کان میں انگلی ڈالنا، تُھوکتے رہنا اچھی بات نہیں، اس سے دوسروں کو گھن آتی ہے ﴿6﴾ جب تک دوسرا بات کر رہا

---

1 ...جد الممتار، 7/65
2 ...در مختار، 2/98
3 ...بہار شریعت، 3/471

ہو، اِطمینان سے سنئے۔ اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع کر دینا سنّت نہیں ﴿7﴾ بات چیت کرتے ہوئے بلکہ کسی بھی حالت میں قہقہہ نہ لگائیے کہ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے کبھی قَہقہہ نہیں لگایا ﴿8﴾ زیادہ باتیں کرنے اور بار بار قہقہہ لگانے یعنی زور زور سے ہنسنے سے ہیبت جاتی رہتی ہے ﴿9﴾ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے: ”جب تم کسی بندے کو دیکھو کہ اسے دُنیا سے بے رغبتی اور کم بولنے کی نعمت عطا کی گئی ہے تو اس کی قُربت و صُحبت اختیار کرو کیونکہ اسے حِکمت دی جاتی ہے“[1] ﴿10﴾ فرمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ”جو چپ رہا اُس نے نَجات پائی۔“[2] ”مرآت شریف“ میں ہے: حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ گفتگو کی چار قسمیں ہیں: (1) خالِص مُضِر (یعنی مکمّل طور پر نقصان دِہ) (2) خالِص مُفید (3) مُضِر (یعنی نقصان دِہ) بھی مُفید بھی (4) نہ مُضِر نہ مُفید۔ خالص مُضِر (یعنی مکمّل نقصان دِہ) سے ہمیشہ پرہیز ضروری ہے، خالص مُفید کلام (بات) ضرور کیجئے، جو کلام مُضِر بھی ہو مُفید بھی اس کے بولنے میں احتیاط کرے بہتر ہے کہ نہ بولے اور چوتھی قسم کے کلام میں وَقت ضائع کرنا ہے۔ ان کلاموں (یعنی چار قسم کی باتوں) میں امتیاز (یعنی فرق) کرنا مشکل ہے لہٰذا خاموشی بہتر ہے[3] ﴿11﴾ کسی سے جب بات چیت کی جائے تو اس کا کوئی صحیح مقصد بھی ہونا چاہیے اور ہمیشہ مخاطب کے مزاج اور اس کی نفسیات کے مطابق بات کی جائے ﴿12﴾ بدزَبانی اور بے حیائی کی باتوں سے ہر وقت پرہیز کیجئے، گالی گلوچ سے بچتے رہئے اور یاد رکھئے کہ کسی مسلمان کو بِلا اجازتِ شَرْعی گالی دینا حرامِ قطعی ہے[4] اور بے حیائی کی بات کرنے والے پر جنت حرام

---

1 ... ابن ماجہ، 4/422، حدیث: 4101
2 ... ترمذی، 4/225، حدیث: 2509
3 ... مرآۃ المناجیح، 6/464 ملخصاً
4 ... فتاویٰ رضویہ، 21/127 ملخصاً

ہے۔ حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ”اس شخص پر جنّت حرام ہے جو فُحش گوئی سے کام لیتا ہے۔“[1] فُحش بات کے معنیٰ یہ ہے: اَلتَّعْبِیْرُ عَنِ الْاُمُوْرِ الْمُسْتَقْبَحَۃِ بِالْعِبَارَاتِ الصَّرِیْحَۃِ یعنی شرمناک اُمور (مثلاً گندے اور برے معاملات) کا کُھلے الفاظ میں تذکرہ کرنا۔[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

”اَلحمدُ لِلّٰہ رَبِّ الْعٰلَمِیْن“ کے سترہ حروف کی نسبت سے چھینک کے متعلق 17 سنّتیں اور آداب

دو فرامین مصطفٰی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ﴿1﴾ اللہ پاک کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند[3] ﴿2﴾ جب کسی کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: رَبِّ الْعٰلَمِیْن اور اگر وہ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں: یَرْحَمُكَ الله یعنی اللہ پاک تجھ پر رَحم فرمائے[4] ﴿3﴾ چھینک کے وَقت سر جھکائیے، منہ چھپائیے اور آواز آہستہ نکالئے، چھینک کی آواز بُلند کرنا حَماقت ہے[5] ﴿4﴾ چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہنا چاہیے (خزائن العرفان صفحہ 3 پر طحطاوی کے حوالے سے چھینک آنے پر حمدِ الٰہی کو سنّتِ مُؤَکَّدہ لکھا ہے)[6] بہتر یہ ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی كُلِّ حَال۔ کہے ﴿5﴾ سننے والے پر واجِب ہے کہ فوراً یَرْحَمُكَ الله۔ (یعنی اللہ پاک تجھ پر رحم فرمائے) کہے۔ اور اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا خود سن لے۔[7] ﴿6﴾ جواب سن کر چھینکنے والا کہے: ”یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُم۔“ (یعنی اللہ پاک

---

1 ... کتاب الصمت مع موسوعۃ الامام ابن ابی الدنیا 7/204، رقم: 325
2 ... احیاء العلوم، 3/151
3 ... بخاری، 4/163 حدیث: 6226
4 ... معجم کبیر، 11/358، حدیث: 12284
5 ... ردالمحتار، 9/684
6 ... حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص7
7 ... بہارِ شریعت، 3/476، 477 ملخصاً

ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے) یا یہ کہے: "یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ۔" (یعنی اللہ پاک تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال دُرُست کرے)[1] ﴿7﴾ جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے اور اپنی زبان سارے دانتوں پر پھیر لیا کرے تو اِن شاءَ اللہ الکریم دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا[2] ﴿8﴾ حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضٰی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو کوئی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَال کہے تو وہ داڑھ اور کان کے درد میں کبھی مُبتلا نہیں ہو گا[3] ﴿9﴾ چھینکنے والے کو چاہیے کہ زور سے حمد کہے تا کہ کوئی سنے اور جواب دے[4] ﴿10﴾ چھینک کا جواب ایک مرتبہ واجب ہے، دوسری بار چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو دوبارہ جواب واجب نہیں بلکہ مُستَحَب ہے[5] ﴿11﴾ جواب اس صورت میں واجب ہو گا جب چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے اور حمد نہ کرے تو جواب نہیں[6] ﴿12﴾ خطبے کے وقت کسی کو چھینک آئی تو سُننے والا اس کو جواب نہ دے[7] ﴿13﴾ کئی اسلامی بھائی موجود ہوں تو بعض حاضرین نے جواب دے دیا تو سب کی طرف سے جواب ہو گیا مگر بہتر یہی ہے کہ سارے جواب دیں[8] ﴿14﴾ دیوار کے پیچھے کسی کو چھینک آئی اور اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا تو سننے والا اس کا جواب دے[9] ﴿15﴾ نماز میں چھینک آئے تو سکوت کرے (یعنی خاموش رہے) اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لیا تو بھی نماز میں حرج نہیں اور اگر اس وقت حمد نہ کی تو فارِغ ہو کر کہے[10] ﴿16﴾ آپ نماز پڑھ رہے ہیں اور کسی کو چھینک آئی

---

1 ۔۔۔ عالمگیری، 5/326
2 ۔۔۔ مراٰۃ المناجیح، 6/396
3 ۔۔۔ مرقاۃ المفاتیح، 8/499 تحت الحدیث: 4739
4 ۔۔۔ ردالمحتار، 9/684
5 ۔۔۔ عالمگیری، 5/326، بہار شریعت: 3/476
6 ۔۔۔ بہار شریعت، 3/477
7 ۔۔۔ فتاویٰ قاضی خان، 2/377
8 ۔۔۔ ردالمحتار، 9/684
9 ۔۔۔ ردالمحتار، 9/684
10 ۔۔۔ عالمگیری، 1/98

اور آپ نے جواب کی نیّت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا تو آپ کی نماز ٹوٹ گئی۔[1] ﴿17﴾ کافر کو چھینک آئی اور اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا تو جواب میں یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ (یعنی اللہ پاک تجھے ہدایت کرے) کہا جائے۔[2]

”کاش! جنّتُ البقیع ملے“ کے 15 پندرہ حروف کی نسبت سے سونے جاگنے کی 15 سنّتیں اور آداب

﴿1﴾ سونے سے پہلے بستر کو اچھی طرح جھاڑ لیجئے تاکہ کوئی مُوذی کیڑا وغیرہ ہو تو نکل جائے ﴿2﴾ سونے سے پہلے یہ دعا پڑھ لیجئے: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیٰا۔ ترجمہ: اے اللہ پاک! میں تیرے نام کے ساتھ ہی مرتا ہوں اور جیتا ہوں (یعنی سوتا اور جاگتا ہوں)[3] ﴿3﴾ عَصْر کے بعد نہ سوئیں عقل چلی جانے کا خوف ہے۔ فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ”جو شخص عصر کے بعد سوئے اور اس کی عقل جاتی رہے تو وہ اپنے ہی کو مَلامت کرے“[4] ﴿4﴾ دوپہر کو قَیْلُولہ (یعنی کچھ دیر لیٹنا) مستحب ہے[5] ﴿5﴾ دن کے ابتدائی حصے میں سونا یا مغرب و عشا کے درمیان میں سونا مکروہ ہے۔[6] ﴿6﴾ سونے میں مُسْتَحَب یہ ہے کہ باطہارت سوئے اور ﴿7﴾ کچھ دیر سیدھی کروٹ پر سیدھے ہاتھ کو رُخسار (یعنی گال) کے نیچے رکھ کر قبلہ رُو سوئے پھر اس کے بعد بائیں کروٹ پر[7] ﴿8﴾ سوتے وَقت قَبْر میں سونے کو یاد کرے کہ وہاں تنہا سونا ہوگا سوا اپنے اعمال کے کوئی ساتھ نہ ہوگا ﴿9﴾ سوتے

---

1 ... عالمگیری، 1/98
2 ... ردالمحتار، 9/684
3 ... بخاری، 4/196، حدیث: 6325
4 ... مسند ابو یعلی، 4/278، حدیث: 4897
5 ... عالمگیری، 5/376، بہار شریعت، 3/435
6 ... عالمگیری، 5/376
7 ... عالمگیری، 5/376

وقت یادِ خدا میں مشغول ہو تَہلیل و تَسبیح و تَحمید پڑھے (یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ۔ سُبْحٰنَ اللہ۔ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کا وِرد کرتا رہے) یہاں تک کہ سوجائے، کہ جس حالت پر انسان سوتا ہے اُسی پر اٹھتا ہے اور جس حالت پر مرتا ہے قیامت کے دن اُسی پر اُٹھے گا[1] ﴿10﴾ جاگنے کے بعد یہ دعا پڑھئے: " اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَمَا اَمَاتَنَا، وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ۔ "[2] ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ﴿11﴾ اُسی وَقت اس کا پکّا ارادہ کرے کہ پرہیز گاری و تقویٰ کرے گا کسی کو ستائے گا نہیں[3] ﴿12﴾ جب لڑکے اور لڑکی کی عمر دس سال کی ہو جائے تو ان کو الگ الگ سلانا چاہیے بلکہ اس عمر کا لڑکا اتنے بڑے (یعنی اپنی عمر کے) لڑکوں یا (اپنے سے بڑے) مردوں کے ساتھ بھی نہ سوئے[4] ﴿13﴾ میاں بیوی جب ایک چار پائی پر سوئیں تو دس برس کے بچے کو اپنے ساتھ نہ سلائیں، لڑکا جب حدِ شہوت کو پہنچ جائے تو وہ مرد کے حکم میں ہے[5] ﴿14﴾ نیند سے بیدار ہو کر مسواک کیجئے ﴿15﴾ رات میں نیند سے بیدار ہو کر تہجُّد ادا کیجئے تو بڑی سعادت ہے۔ فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: "فرضوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔"[6]

"یاربَّ المصطفٰے مکہ و مدینہ کی زیارت نصیب فرما" کے پینتیس حُرُوف کی نسبت سے سفر کی 35 سُنَّتیں اور آداب

﴿1﴾ شرعاً مسافر وہ شخص ہے جو تین دن کے فاصلے تک جانے کے ارادے سے اپنے مقامِ

---

1 ... عالمگیری، 5/376
2 ... بخاری، 4/196، حدیث: 6325
3 ... عالمگیری، 5/375
4 ... در مختار ردالمحتار، 9/629
5 ... در مختار، 9/630
6 ... مسلم، ص 591، حدیث: 1163

اِقامت مَثَلاً شہر یا گاؤں سے باہر ہو گیا۔ خشکی میں سفر پر تین دن کی مسافت سے مراد ساڑھے سَتّاوَن میل (یعنی تقریباً92 کلو میٹر) کا فاصِلہ ہے[1] ﴿2﴾ شَرْعی سفر کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ سفر میں پیش آنے والے مسائل سیکھ چکا ہو۔(مکتبۃُ المدینہ کا رسالہ "مسافر کی نماز" کا مُطالَعہ مفید ہے)﴿3﴾ "بخاری شریف" میں ہے: "رسولِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم غَزْوۂ تبُوک کے لئے جمعرات کے دن روانہ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جمعرات کے دن روانہ ہونا پسند فرماتے تھے"[2] ﴿4﴾ جب سفر کرنا ہو تو بہتر یہ ہے کہ پیر، جمعرات یا ہفتے کو کرے[3] ﴿5﴾ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے حضرت جُبَیر بن مُطْعِم رضی اللہ عنہ کو سفر میں اپنے ساتھیوں سے زیادہ خوشحال رہنے کیلئے یہ وِرد پڑھنے کی تلقین فرمائی: (1) سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْن (2) سُوْرَۃُ النَّصْر (3) سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص (4) سُوْرَۃُ الْفَلَق (5) سُوْرَۃُ النَّاس۔ ہر سورت ایک ایک بار اور ہر ایک کی ابتدا میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم اور سب سے آخر میں بھی ایک بار بِسْمِ اللّٰہ پوری پڑھ لیجئے، (اِس طرح سورتیں پانچ ہوں گی اور بِسْمِ اللّٰہ شریف چھ بار) حضرت جُبَیر بن مُطْعِم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں یوں تو صاحبِ مال تھا مگر جب سفر کرتا تو ساتھیوں سے خوش حالی میں کم ہو جاتا، بیان کی ہوئی سورَتیں ہمیشہ پڑھنی شروع کیں ان کی برکت سے واپسی تک خوشحال اور دولت مند رہتا[4] ﴿6﴾ چلتے وقت سب عزیزوں دوستوں سے ملے اور اپنے قُصور معاف کرائے اور اب اُن پر لازِم ہے کہ دل سے معاف کر دیں[5] ﴿7﴾ لباسِ سفر پہن کر گھر میں چار رَکعت نفل

---

1 ۔۔۔ فتاوٰی رضویہ، 8/270، 243
2 ۔۔۔ بخاری، 2/296، حدیث: 2950
3 ۔۔۔ فتاوٰی رضویہ ملخصاً، 23/400
4 ۔۔۔ ابو یعلیٰ، 6/265، حدیث: 7382 ملخصاً
5 ۔۔۔ بہار شریعت، 1/1052

اَلْحَمْدُ و قُلْ (ھُوَاللہ کی پوری سورۃ) سے پڑھ کر باہر نکلے۔ وہ رَکعتیں واپس آنے تک اُس کے اہل و مال کی نِگہبانی کریں گی[1] ﴿8﴾ دو رَکعت بھی پڑھی جاسکتی ہیں، حدیثِ پاک میں ہے: "کسی نے اپنے اہل کے پاس اُن دو رکعتوں سے بہتر نہ چھوڑا، جو بوقتِ ارادۂ سفر ان کے پاس پڑھیں"[2] ﴿9﴾ سفر میں تین یا اِس سے زیادہ اسلامی بھائی ہوں تو ایک کو "امیر" بنا لیں کہ سنّت ہے۔ جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: "جب سفر میں تین شخص ہوں تو ایک کو اپنا امیر بنالیں"[3] ﴿10﴾ اس (یعنی امیر بنانے) میں کاموں کا انتظام رَہتا ہے، سردار (یعنی امیر) اُسے بنائیں جو خوش خُلْق (یعنی بااَخلاق) عاقِل (یعنی عقلمند) دیندار ہو، سردار (یعنی امیر) کو چاہیے کہ رفیقوں (یعنی ساتھیوں) کے آرام کو اپنی آسائش (یعنی آرام) پر مُقدّم رکھے (یعنی اپنے آرام کے بجائے ساتھیوں کے آرام کو زیادہ اہمیت دے)[4] ﴿11﴾ آئینہ، سرمہ، کنگھا، مسواک ساتھ رکھے کہ سُنّت ہے[5] ﴿12﴾ والِدِ اعلیٰ حضرت، مولانا مفتی نَقی علی خان رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: وہ جناب (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) سفر میں (1) مسواک اور (2) سرمہ دان اور (3) آئینہ اور (4) شانہ (یعنی کنگھا) اور (5) قینچی اور (6) سوئی (7) دھاگا اپنے ساتھ رکھتے۔[6] ایک دوسری روایت میں (8) "تیل" کے الفاظ (بھی) نقل ہوئے ہیں[7] ﴿13﴾ ذِکْرُاللہ سے دل بہلائے کہ فِرشتہ ساتھ رہے گا، نہ کہ (بُرے) شِعْر و لَغْوِیات (یعنی بے ہُودہ باتوں) سے کہ شیطان ساتھ ہوگا[8] ﴿14﴾ اگر دشمن یا ڈاکو کا خوف ہو تو سورۃ "لِاِیْلٰف" (پوری سورۃ) پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیم ہر بَلا سے اَمان ملے گی۔ یہ عمل مُجرَّب

---

1 ... بہار شریعت، 1/1052
2 ... مصنّف ابن ابی شیبۃ، 1/529
3 ... ابوداؤد، 3/51، حدیث: 2609
4 ... بہار شریعت، 1/1052، 1051
5 ... بہار شریعت، 1/1052، 1051
6 ... انوارِ جمالِ مصطفیٰ، ص160
7 ... سبل الہدیٰ، 7/347
8 ... فتاوی رضویہ، 10/729

ہے[1] ﴿15﴾ سَفَر ہو یا حضَر (یعنی قِیام) جب بھی کسی غم یا پریشانی کا سامنا ہو لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ¹ اور حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل بکثرت پڑھیے۔ اِن شاءَ اللّٰہُ الکریم مشکل آسان ہو گی ﴿16﴾ سفر کے دوران چڑھائی پر چڑھتے ہوئے "اَللّٰهُ اَكْبَر" اور ڈھلوان سے اُترتے ہوئے سُبْحٰنَ اللّٰه کا وِرد کیجئے ﴿17﴾ اگر کوئی شخص سفر پر جا رہا ہو تو اس (مسافر) سے مُصافحہ کرے یعنی ہاتھ ملائے اور اُس کے لیے یہ دُعا مانگے: اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ، وَاَمَانَتَكَ، وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ۔ ² [2] ﴿18﴾ مُقیم (یعنی جو مسافر نہ ہو اُس) کے لیے مُسافر یہ دُعا پڑھے اَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا يُضِيْعُ وَدَائِعَهٗ۔ ³ [3] ﴿19﴾ منزل پر (یعنی راستے میں جہاں بھی رکنا پڑے وہاں) اُترتے وقت یہ پڑھے: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ، مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ ⁴ [4] اِن شاءَ اللّٰہُ الکریم ہر نقصان سے بچے گا[5] ﴿20﴾ مسافر کی دُعا قبول ہوتی ہے، لہٰذا اپنے لیے، اپنے والدین، بال بچوں اور عام مسلمانوں کیلئے دعائیں کیجئے ﴿21﴾ سفر میں کوئی شخص بیمار ہو گیا یا بے ہوش ہو گیا تو اُس کے ساتھ والے اُس مریض کی ضروریات میں اُس کا مال بغیر اجازت خرچ کر سکتے ہیں[6] ﴿22﴾ مسافر پر واجب ہے کہ نماز میں قصر (قَص۔ر) کرے یعنی چار

---

1 ... الحصن الحصین ص79، 80

2 ... الحصن الحصین، ص80، 79

3 ... ابن ماجہ، 3/372، حدیث: 2825

4 ... التیسیر، 1/228

5 ... الحصن الحصین، ص82

6 ... ردالمحتار، 9/335، 334، بہار شریعت، 3/222

¹ ترجمہ: گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

² ترجمہ: میں تیرے دین، تیری امانت اور تیرے عمل کے خاتمے کو اللہ پاک کے سپرد کرتا ہوں۔

³ ترجمہ: میں تمہیں اللہ پاک کے سپرد کرتا ہوں جو سونپی ہوئی امانتوں کو ضائع نہیں فرماتا۔ ⁴ ترجمہ: میں اللہ پاک کے کامل کلمات (یعنی جس میں کوئی نقص یا عیب نہ ہو) کے واسطے سے ساری مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔

رَکعَت والے فرض کو دو پڑھے اِس کے حق میں دو ہی رَکعتیں پوری نَماز ہے[1] ﴿23﴾
مغرب اور وِتْر میں قَصر نہیں ﴿24﴾ سنّتوں میں قصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائیں گی، خوف
اور رَوارَوی (یعنی گھبراہٹ) کی حالت میں سنّتیں معاف ہیں اور اَمْن کی حالت میں پڑھی
جائیں گی[2] ﴿25﴾ کوشش کر کے ہوائی جہاز یا ریل یا بس وغیرہ میں ایسے وَقت سفر کیجئے
کہ بیچ میں کوئی نماز نہ آئے ﴿26﴾ سفر میں بھی سونے کے اَوقات میں ہر گز ایسی غَفلت نہ
ہو کہ مَعاذَ اللہ نماز قضا ہو جائے ﴿27﴾ دورانِ سفر بھی نَماز میں ہر گز کوتاہی نہ ہو، خُصوصاً
ہوائی جہاز، ریل گاڑی اور لمبے رُوٹ کی بس میں نَماز کیلئے پہلے ہی سے وُضو تیار رکھئے
﴿28﴾ راستے میں بس خراب ہو جائے تو ڈرائیور یا مالِکانِ بس وغیرہ کو کوسنے اور بَک بَک کر
کے اپنی آخرت داؤ پر لگانے کے بجائے صَبْر سے کام لیجئے اور جنّت کی طلب میں ذِکر و دُرُود
میں مشغول ہو جایئے۔ یِہی ٹرین یا فلائٹ لیٹ ہونے کی صورت میں کیجئے ﴿29﴾ ریل،
بس وغیرہ میں دیگر مسافروں کے حقِّ پڑوس کا خیال رکھتے ہوئے اُن کے ساتھ خوب حُسنِ
سُلوک کیجئے، بے شک خود تکلیف اُٹھا لیجئے مگر اُن کو راحت پہنچایئے ﴿30﴾ بس وغیرہ میں
چِلّا کر باتیں کر کے اور زور سے قَہقہے لگا کر دوسرے مسافروں کو اپنے آپ سے بَدظَن مت
کیجئے ﴿31﴾ بِھیڑ کے موقع پر کسی ضعیف و مریض مسلمان کو دیکھیں تو بہ نیّتِ ثواب اُس
کو بس وغیرہ میں بَاِصرار اپنی نِشَسْت (Seat) پیش کر دیجئے ﴿32﴾ حتَّی الْاِمکان فلموں اور
گانے باجوں سے پاک بس اور ویگن وغیرہ میں سفر کیجئے ﴿33﴾ سفر سے واپسی پر گھر
والوں کے لئے کوئی تحفہ لیتے آیئے کہ فرمانِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم ہے: ”جب سفر سے
کوئی واپس آئے تو گھر والوں کے لئے کچھ نہ کچھ ہَدِیّہ (یعنی تحفہ) لائے، اگرچہ اپنی جھولی میں

1 ... بہارِ شریعت، 1/743، عالمگیری، 1/139
2 ... عالمگیری، 1/139

پتھر ہی ڈال لائے"[1] ﴿34﴾ شَرعی سفر سے واپسی میں مکروہ وَقت نہ ہو تو سب سے پہلے اپنی مسجد میں اور جب گھر پہنچے تو گھر پر بھی دو رَکعت نفل پڑھئے ﴿35﴾ مُسافِر کی دعا قبول ہوتی ہے۔[2]

"مسواک سرکارِ مدینہ کی سُنّت ہے" کے بائیس حُرُوف کی نسبت سے مسواک کی 22 سُنَّتیں اور آداب

دو فرامینِ مصطَفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: ﴿1﴾ دو رَکعت مسواک کر کے پڑھنا بغیر مسواک کی 70 رَکعتوں سے اَفضل ہے[3] ﴿2﴾ مسواک کا اِستعمال اپنے لئے لازِم کر لو کیونکہ اِس میں منہ کی صفائی اور رب کی رِضا کا سبب ہے[4] ﴿3﴾ حضورِ نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ہر رات کئی بار مسواک کرتے تھے، ہر بار سوتے وقت بھی اور بیدار ہوتے وقت بھی[5] ﴿4﴾ بغیر اچھی نیّت کے مسواک کرنے سے طِبّی فوائد حاصل ہوں گے مگر ثواب نہیں ملے گا۔ مَثَلاً وُضو کیلئے مسواک کرنا ہو تو یوں تین نیّتیں کر لیجئے: رِضائے اِلٰہی، سنت کی ادائیگی اور ذِکر و دُرود کیلئے منہ کو پاکیزہ کرنے کی غرض سے مسواک کروں گا ﴿5﴾ مشائخِ کِرام فرماتے ہیں: جو شخص مسواک کا عادی ہو مرتے وَقت اُسے کلمہ پڑھنا نصیب ہو گا اور جو اَفیُون کھاتا ہو مرتے وَقت اسے کلمہ نصیب نہ ہو گا[6] ﴿6﴾ حضرتِ عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مسواک میں دس خوبیاں ہیں: منہ صاف کرتی، مسوڑھے کو مضبوط بناتی ہے، نظر تیز کرتی، بَلغَم (کَف۔PHLEGM) دُور کرتی ہے، منہ کی بدبو ختم کرتی،

---

1 ... ابن عساکر، 52/230
2 ... ترمذی، 5/280، حدیث: 3459
3 ... الترغیب والترہیب، 1/102، حدیث: 18
4 ... مسند امام احمد، 2/438، حدیث: 8569
5 ... احیاء العلوم، 1/1019
6 ... بہار شریعت، 1/288

سنّت کے موافق ہے، فِرِشتے خوش ہوتے ہیں، رب راضی ہوتا ہے، نیکی بڑھاتی اور مِعْدہ دُرُست کرتی ہے[1] ﴿7﴾ حکایت: حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر شِبْلی بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ کو ایک مرتبہ وُضو کے وَقت مسواک کی ضرورت ہوئی، تلاش کی مگر نہ ملی، لہٰذا ایک دینار (یعنی ایک سونے کی اشرفی) میں مسواک خرید کر استعمال فرمائی۔ بعض لوگوں نے کہا: یہ تو آپ نے بہت زیادہ خرچ کرڈالا! کہیں اتنی مہنگی بھی مسواک لی جاتی ہے؟ فرمایا: بیشک یہ دنیا اور اس کی تمام چیزیں اللہ پاک کے نزدیک مچھّر کے پَر برابر بھی حیثیت نہیں رکھتیں، اگر بروزِ قیامت اللہ پاک نے مجھ سے یہ پوچھ لیا تو کیا جواب دوں گا کہ ”تو نے میرے پیارے حبیب کی سنّت (مسواک) کیوں ترک کی؟ جو مال و دولت میں نے تجھے دیا تھا اُس کی حقیقت تو (میرے نزدیک) مچھّر کے پَر برابر بھی نہیں تھی، تو آخر ایسی حقیر دولت اِس عظیم سنّت (مسواک) کو حاصل کرنے پر کیوں خرچ نہیں کی؟“[2] ﴿8﴾ سیِّدُنا امام شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: چار چیزیں عقل بڑھاتی ہیں: فُضول باتوں سے بچنا، مسواک کرنا، نیک لوگوں کی صحبت اور اپنے علم پر عمل کرنا[3] ﴿9﴾ مسواک پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو ﴿10﴾ مسواک کی موٹائی چھنگلیا یعنی چھوٹی اُنگلی کے برابر ہو ﴿11﴾ مسواک ایک بالِشت سے زیادہ لمبی نہ ہو ورنہ اُس پر شیطان بیٹھتا ہے ﴿12﴾ اِس کے ریشے نرم ہوں کہ سخت ریشے دانتوں اور مَسُوڑھوں کے درمیان خَلا (GAP) کا باعث بنتے ہیں ﴿13﴾ مِسواک تازہ ہو تو بہتر ورنہ کچھ دیر پانی کے گلاس میں بِھگو کر نَرم کر لیجئے ﴿14﴾ مناسب ہے کہ اِس کے ریشے روزانہ کاٹتے رہیے ﴿15﴾ دانتوں کی چوڑائی میں مسواک کیجئے

---

1 ... جمع الجوامع، 5/ 249، حدیث: 14867

2 ... لواقح الانوار ملخصا، ص 38

3 ... حیاۃ الحیوان، 2/ 166

﴾16﴿ جب بھی مسواک کرنی ہو کم از کم تین بار کیجئے ﴾17﴿ ہر بار دھو لیجئے ﴾18﴿ مسواک سیدھے ہاتھ میں اِس طرح لیجئے کہ چھوٹی اُنگلی اس کے نیچے اور بیچ کی تین اُنگلیاں اُوپر اور انگوٹھا سرے پر ہو ﴾19﴿ پہلے سیدھی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر اُلٹی طرف کے اوپر کے دانتوں پر پھر سیدھی طرف نیچے پھر اُلٹی طرف نیچے مسواک کیجئے ﴾20﴿ مُٹھی باندھ کر مسواک کرنے سے بَواسیر ہو جانے کا اندیشہ ہے ﴾21﴿ مسواک وضو کے اندر شامل نہیں یہ وضو کی سنّتِ قَبلِیہ (یعنی وضو سے پہلے کی سنت) ہے البتّہ سنّتِ مُؤَکَّدہ اُسی وقت ہے جبکہ منہ میں بدبو ہو[1] ﴾22﴿ مِسواک جب ناقابلِ اِستعمال ہو جائے تو پھینک مت دیجئے کہ یہ سنّت ادا کرنے کا آلہ ہے، کسی جگہ اِحتیاط سے رکھ دیجئے یا دَفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ وزن باندھ کر سَمُنْدَر میں ڈبو دیجئے۔

فہرس

1 --- فتاوٰی رضویہ ماخوذا، 1 / 623

سُنّت زندہ کرنے کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم: جس نے میری کسی ایسی سُنّت کو زندہ کیا جو میرے بعد مِٹ چکی تھی تو اُسے اُن تمام لوگوں کے برابر ثواب ملے گا جو اس سُنّت پر عمل کریں گے اور اُن عمل کرنے والوں کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔

(ترمذی، 4/309، حدیث:2686)

ISBN 978-969-722-342-8

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

+92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net